بِسمِ اللّٰہِ الرَّ حمٰنِ الرَّ حِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّیُ عَلیٰ رَسُولِہِ الکَرِیم   وَعَلیٰ عَبدِ ہِ المَسِیح المَوعَود

قدرتِ ثانیہ کی اصل حقیقت اور خلافت جو بلی کا ڈرامہ

''قدرتِ ثانیہ کیلئے اِجتماعی دعا:۔حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کیلئے ہر ملک میں اکھٹے ہوکر اِجتماعی دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے مولوی محمد علی صاحب کو حکم دیا کہ وہ اخبارات میں اِجتماعی دعا کی تحریک شائع کریں۔ چنانچہ اُنہوں نے اِس کی تعمیل میں اعلان شائع کر دیا۔ قادیان میں حضرت میر صاحب ایک عرصہ تک مسجد مبارک میں یہ اِجتماعی دعا کراتے رہے۔'' (تاریخ احمدیت جلد۳ صفحہ۲۱۲)

حضرت بانئے سلسلہ احمدیہؑ اپنے رسالہ الوصیت میں قدرت ثانیہ کی بشارت دیتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

''سواے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خداتعالیٰ دوقدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلاوے۔ سواب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لیے تم میری اِس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لیے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اُس کا آنا تمہارے لیے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن میں جب جاؤنگا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لیے بھیج دیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ میں اِس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دونگا۔ سوضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اُسکے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھلائیگا جس کا اُس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جنکے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے۔ سوتم خدا کی قدرت ثانی کے اِنتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہیے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائیگی۔'' (الوصیت بحوالہ روحانی خزائن جلد۲۰ صفحہ۳۰۵ تا ۳۰۶)

قدرتِ ثانیہ کا اِنتخابی رُوپ

اب سوال یہ ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی اِس قدرتِ ثانیہ سے کیا مراد تھی؟ اِس سلسلہ میں جواباً عرض ہے کہ یہ بات کبھی نہیں بھولنی چاہیے کہ آنحضرت ﷺ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی طرح بلکہ آپؑ سے بھی بہت بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی ایک مجسم قدرت تھے۔ آپ ﷺ نے اپنے بعد جس قدرتِ ثانیہ کا ذکر فرمایا اُسکے دو رُوپ تھے۔ اُس کا پہلا رُوپ اِنتخابی یا مشاورتی خلافت کا تھا۔ اِنتخابی خلافت کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے خاکسار اَفادۂ عام کیلئے اِنتخابی خلافت کے متعلق آنحضرت ﷺ کا ایک ارشاد درج کرنا چاہتا ہے:۔

حضرت عبدالرحمان بن سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:۔

''ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ اور ہر خلافت کے بعد ملوکیت ہوتی ہے۔'' (احمدیہ بلیٹن جرمنی بابت مئی ۲۰۰۵ء شمارہ نمبر ۵ جلد نمبر ۱۲ بحوالہ کنز العمال کتاب الفتن من قسم الافعال فصل فی متفرقات الفتن۔ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۵ حدیث نمبر ۳۱۴۴۴)

اِس حدیث کا عربی متن اِس طرح ہے۔''ما کانت نبوّۃ قطّ اِلّا تا بعتھا خلافۃ و ما من خلا فۃاِلّا تبعھا مُلك۔'' (ابن عساکر) یعنی کوئی نبوت ایسی نہیں گذری جس کے بعد خلافت نہ آئی ہو۔ اور کوئی خلافت ایسی نہیں ہوئی جس کے بعد ملوکیت نہ آئی ہو۔'' (اسلامی خلافت کا صحیح نظریّہ مؤلف مرزا بشیر احمد صفحہ ۳۱)

قدرتِ ثانیہ کے اِس رُوپ یعنی اِنتخابی خلافت راشدہ کے متعلق آنحضرت ﷺ کے یہ الفاظ بڑے واضح ہیں اور اِس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں کہ ہر نبوت کے بعد خلافت (اِنتخابی یا مشاورتی) قائم ہوتی ہے اور پھر وقت کیساتھ ساتھ اِس خلافت راشدہ کی صف لپیٹ کر اس کی جگہ ملوکیت لے لیتی ہے۔ یہ بھی یادرہے کہ ملوک اپنے وقت میں اپنے آپ کو کبھی ملوک نہیں کہلواتے بلکہ اپنے آپ کو خلیفہ اور اپنی ملوکیت کا نام ہمیشہ خلافت ہی رکھتے ہیں۔ مثلاً خلافت اُمیہ، خلافت عباسیہ اور خلافت عثمانیہ وغیرہ۔ ایک اور روایت میں اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ ارشاد فرماتی ہیں:۔

"قال رسول اللہ ﷺ فی مرضہ لقد ھممتُ ان ارسل الی ابی بکر حتّٰی اکتب کتاباً فاعھد ان یتمنّٰی المتمنون و یقول قائل انا اَولی ثمّ قلتُ یابی اللّٰہ و یدفع المؤمنون۔" (بخاری) یعنی "حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی مرضِ موت میں مجھ سے فرمایا کہ میں نے اِرادہ کیا تھا کہ ابوبکر کو بُلا کر اُن کے حق میں خلافت کی تحریر لکھ جاؤں تا کہ میرے بعد دوسرے لوگ خلافت کی تمنّا میں کھڑے نہ ہو جائیں۔ اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے کہ میں ابوبکر کی نسبت خلافت کا زیادہ حقدار ہوں مگر پھر میں نے اِس خیال سے یہ اِرادہ ترک کر دیا کہ خدا تعالیٰ ابوبکر کے سوا کسی اور شخص کی خلافت پر راضی نہ ہوگا۔ اور نہ ہی مومنوں کی جماعت کسی اور کی خلافت قبول کرے گی۔"

(اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہ مؤلف مرزا بشیر احمد صفحہ ۱۱۔۱۲)

مندرجہ بالا روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے واقعی اپنی زندگی میں اپنے کسی صحابی کو اپنا جانشین یا خلیفہ نامزد نہیں فرمایا تھا لیکن پھر بھی اپنی مرض الموت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کو اپنی جگہ اِمام الصلوٰۃ مقرر فرما کر ایک طرح اپنی جانشینی کے متعلق اپنی رائے ظاہر فرما دی تھی۔ مزید برآں آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر یہ بھی اِرشاد فرمایا تھا کہ!

"الخلافۃ ثلا ثون عاماً ثم یکون بعد ذلک الملک۔" (مسند احمد) یعنی "میرے بعد خلفاء کا سلسلہ تیس (۳۰) سال رہے گا اور اِسکے بعد ملوکیت قائم ہو جائے گی۔" (اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہ مؤلف مرزا بشیر احمد صفحہ ۳۱)

آنحضرت ﷺ کی رحلت کے بعد عملی طور پر قدرتِ ثانیہ کا یہ اِنتخابی یا مشاورتی سلسلہ نہ صرف تیس سال تک قائم رہ کر بالآخر ملوکیت اور بادشاہت میں بدلا بلکہ واقعات اور حالات نے بھی آپ ﷺ کے متذکرہ بالا بیان پر مہرِ تصدیق ثبت فرما دی۔ مرزا بشیر احمد المعروف بہ قمر الانبیاء اپنے مضمون "اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہ" میں زیرِ عنوان "کیا خلافت کا نظام دائمی ہے؟" اِرشاد فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیے کہ گو خلافت کا حکم دائمی ہے یعنی جب بھی کوئی نبی مبعوث ہوگا تو اُسکے بعد لازماً خلافت آئے گی۔ مگر خلافت کا سلسلہ دائمی نہیں ہے یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ ایک نبی کے بعد اُسکے خلفاء کا سلسلہ ہمیشہ متصل صورت میں قائم رہے۔ بلکہ خلافت کا زمانہ حالات اور ضرورت پر موقوف ہے۔ یعنی چونکہ خلافت نبوت کا تتمّہ ہے اس لیے جب تک خدا تعالیٰ کسی نبی کے کام کی تکمیل اور اُسکے بوئے ہوئے بیج کی حفاظت کیلئے خلافت کے سلسلہ کو ضروری خیال فرماتا ہے یہ سلسلہ قائم رہتا ہے اور اُسکے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور پھر خلافت کی جگہ ملوکیت یا بالفاظ دیگر جماعت اور قوم کا دور دورہ شروع ہو جاتا ہے۔" (اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہ۔ بیان فرمودہ ۱۹؍دسمبر ۱۹۵۱ء۔ صفحہ ۳۰۔۳۱)

اِسی مضمون کے اگلے صفحہ پر جناب مرزا بشیر احمد صاحب رقم فرماتے ہیں:۔

"پس حقیقت یہی ہے اور یہ ایک لطیف نکتہ ہے جو یاد رکھنا چاہیے کہ کسی نبی کے بعد خلافتِ متصلہ کا سلسلہ دائمی طور پر نہیں چلتا بلکہ صرف اُس وقت تک چلتا ہے جب تک کہ خدا تعالیٰ نبوت کے کام کی تکمیل کیلئے ضروری خیال فرمائے۔ اور اِسکے بعد ملوکیت کا دور آ جاتا ہے۔۔۔۔ اور بنواُمیہ اور بنوعباس کے خلفاء جو خلافتِ راشدہ کے بعد برسرِ اِقتدار آئے سب اِسی نوع میں داخل تھے گو وہ غلط طور پر خلیفہ بھی کہلاتے رہے جس کی وجہ سے کئی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں۔" (اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہ۔ صفحہ ۳۲)

قدرتِ ثانیہ کا اِلہامی یا تجدیدی رُوپ

آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے اِس وعدہ کے موافق جو اُس نے اِنَّانَحنُ نَزَّلنا الذِّ کرَوَاِنَّالَہٗ لَحَا فِظُون (سورۃ الحجر۔۱۰) میں فرمایا ہے اپنے بعد قدرتِ ثانیہ کے جس دوسرے رُوپ کا ذکر فرمایا وہ الہامی یا رُوحانی اور تجدیدی خلافت تھا۔ آپ ﷺ نے قدرتِ ثانیہ کے اِسی دوسرے سلسلہ کو دائمی قرار دیا ہے جیسا کہ آپکے درج ذیل الفاظ سے ثابت ہے۔

"قال رسول اللہ ﷺ "اِنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ یَبْعَثُ لِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ عَلٰی رَأسِ کُلِّ مِائَۃِ سَنَۃٍ مَّنْ یُّجَدِّدُ لَھَا دِیْنَھَا۔" یعنی اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اِس امت کیلئے ایک شخص کو مبعوث فرمائے گا جو اِس کیلئے دین کو تازہ کرے گا۔ (مشکوٰۃ شریف جلد ا صفحہ ۱۷۰ بحوالہ سنن ابوداؤد جلد ۲ کتاب الملاحم)

بعد ازاں حالات اور واقعات نے اِس سچائی پر بھی مہرِ تصدیق ثبت فرما دی کہ آپ ﷺ کے بعد قدرتِ ثانیہ کا یہ دوسرا اِلہامی اور تجدیدی سلسلہ ہی دائمی تھا کیونکہ اِس کا سلسلہ آج تک ختم نہیں ہوا اور نہ ہی اِنشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ختم ہوگا۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ بذاتِ خود آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ اِسی قدرتِ ثانیہ کے دائمی سلسلے کے تیرھویں مظہر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فنافی الرسول ہونے کی بدولت حضرت مرزا غلام احمدؑ کو اپنے آقا حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کا کامل ظِل بنایا تھا۔ اب یہ کس طرح ممکن تھا کہ اللہ تعالیٰ آپؑ کی جماعت کو آپکے آقا ﷺ کی اُمت کا ظِل نہ بناتا۔؟ یقینی طور پر جس طرح آقا اور غلام میں اللہ تعالیٰ نے باہم ظِلی مشابہت پیدا کی تھی اسی طرح اُس نے اِن کی جماعتوں میں بھی باہم ظلی مشابہت پیدا کی ہے۔ یہ بات اِنتہائی اہم اور یاد رکھنے کے لائق ہے کہ احمدی قدرتِ ثانیہ محمدی قدرتِ ثانیہ کا ہی ظِل اور اِس کا تسلسل ہے اور ظِل کے لیے ممکن نہیں کہ وہ کسی بھی رنگ میں اپنے اصل پر برتری حاصل کر لے۔ مزید برآں یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اِنتخابی اور مشاورتی خلافت راشدہ کے اِختتام کے بعد اِلہامی یا تجدیدی خلافت کا

سلسلہ جاری وساری رہتا ہے۔اِسی ضمن میں مرزا البشیر احمد فرماتے ہیں:۔

’’اِس جگہ یہ ذکر بھی ضروری ہے کہ ملوکیت کے دور سے یہ مراد ہرگز نہیں کہ اِس دور میں رُوحانی یعنی تجدیدی خلافت کا سلسلہ بھی ختم ہوجاتا ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جہاں نبوت اور اِس کے ساتھ آنے والی متصل خلافت کے دَوروں میں رُوحانیت اور دینی سیاست وتنظیم کی نہریں گویا ایک ہی وسیع دریا کی صورت میں مخلوط طور پر چلتی ہیں وہاں نبوت سے متصل آنے والی خلافت کے بعد یہ مخلوط دریا دو(۲) جداگانہ نہروں میں تقسیم ہوجاتا ہے۔ایک نہر ملوکیت یعنی دنیوی سیاست کی بن جاتی ہے جس کی باگ ڈور بادشاہوں کے ہاتھ میں چلی جاتی ہے اور دوسری نہر خالص رُوحانی خلافت کا رنگ اختیار کرلیتی ہے جو حسب ضرورت نبوت کی خدمت کیلئے ہمیشہ جاری رہتی ہے جیسا کہ ابتدائی چار خلفاء کے بعد اَولیاءِ اُمت اور مجددین کے سلسلہ میں وقوع پذیر ہوا۔اور ظاہر ہے کہ خلافت متصلہ کے مقابل پر جو تیس(۳۰) سال کے عرصہ میں ختم ہوگئی اِس قسم کی رُوحانی اور تجدیدی خلافت کا سلسلہ دائمی ہے اور کبھی ختم نہیں ہوتا۔‘‘(اِسلامی خلافت کا صحیح نظریّہ ۔صفحہ ۳۴)

حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کی فہم وفراست

حضرت مہدی ومسیح موعودؑ ایک عام انسان نہیں تھے بلکہ ایک تخت ذہین وفہیم اور صاحب علم اور صاحب اِلہام انسان تھے۔میں تو یہ بھی یقین رکھتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اُمت محمدیہ میں آپؑ کا فہم اور علم اُمت محمدیہ کے مجموعی علم اور فہم سے بھی بڑھ کر تھا۔

☆ آپؑ جانتے تھے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے بعد قدرت ثانیہ کی پیشگوئی فرمائی تھی اور آپؑ یہ بھی بخوبی جانتے تھے کہ آنحضور ﷺ نے جس رنگ میں اپنے اصحابؓ کی تربیت فرمائی تھی ایسی تربیت اُمت محمدیہ میں کوئی دوسرا انسان اپنے اصحاب کی نہیں کرسکتا تھا۔لیکن پھر بھی آنحضور ﷺ کے بعد خلافت راشدہ کے رنگ میں قدرت ثانیہ کا یہ اِنتخابی سلسلہ بمشکل تیس(۳۰) سال تک جاری رہ کر بعد ازاں خلافت کے نام پر ملوکیت اور بادشاہت میں بدل گیا تھا۔

☆ آپؑ یہ بھی جانتے تھے کہ اِن ملوکوں اور بادشاہوں یعنی قبضہ گروپوں کے ہاتھوں (جو خلافت کے نام پر آنحضرت ﷺ کے جانشین بن کر بیٹھ گئے تھے) آنحضور ﷺ کے بہت سارے اصحابؓ ذلیل وخوار ہوئے تھے۔مزید برآں آپ ﷺ کی آل اور نواسے کو بھی اِن نام نہاد خلیفوں کے حکم پر میدان کربلا میں تہ تیغ کیا گیا تھا۔

☆ آپؑ بخوبی جانتے تھے کہ اِنتخابی خلفاء یا جانشینوں کا سلسلہ دائمی طور پر رشد وہدایت پر قائم نہیں رہ سکتا۔اِسی لیے آپؑ نے رسالہ الوصیت میں فرمایا ہے کہ!۔

’’اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔۔۔سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے رُوح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔‘‘(الوصیت بحوالہ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ تا ۳۰۷)

یعنی میری وفات کے معاًبعد بعض وجود منتخب ہونگے اور یہ لوگ نگران یعنی (Care taker) ہونگے اور اِنتظامی امور چلائیں گے اُس وقت تک کہ جب تک کوئی رُوح القدس پا کر کھڑا نہیں ہوجاتا۔

☆ آپؑ یہ بھی بخوبی جانتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کی بیان فرمودہ قدرتِ ثانیہ کا دوسرا سلسلہ جو کہ ہر صدی کے سر پر رُوح القدس پا کر کھڑے ہونے والے اِلہامی یا تجدیدی خلفاء پر مشتمل ہے وہی دائمی طور پر قیامت تک جاری وساری رہ سکتا ہے اور آپؑ خود بھی اِسی دائمی سلسلے کے تیرھویں مظہر تھے۔

چند اغلاط اور اُنکی اصلاح

مضمون کے آغاز میں رسالہ الوصیت سے درج شدہ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کی عبارت سے دو باتیں غلط طور پر اَخذ کی گئی ہیں۔

(۱) پہلی غلط بات یہ ہے کہ حضورؑ کی اِس عبارت کا حوالہ دیدے کر عموماً دِن رات افرادِ جماعت کے ذہنوں میں یہ بات بٹھائی جاتی ہے کہ ’’حضورؑ کی وفات کے بعد جو لوگ اُنکے جانشین منتخب ہوں گے وہی قدرتِ ثانیہ کے مظاہر ہیں‘‘۔

(۲) دوسری غلط بات جو احمدیوں کے ذہنوں میں بٹھائی جاتی ہے کہ ’’اِن جانشینوں یا اِنتخابی خلفاء کا سلسلہ ہی دائمی ہے‘‘۔یہ دونوں باتیں حضورؑ کی وصیت کی روشنی میں قطعی طور پر بے بنیاد اور غلط ہیں۔

پہلی غلطی کی اِصلاح:۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ حضرت مہدی ومسیح موعودؑ کے بعد جاری ہونے والی قدرتِ ثانیہ اُسی قدرتِ ثانیہ کا تسلسل ہے جو آنحضور ﷺ کے بعد شروع ہوئی تھی اور اُس محمدی قدرتِ ثانیہ کے دو رُوپ تھے یعنی اِنتخابی اور اِلہامی۔

(اَوّلاً)۔محمدی قدرتِ ثانیہ کا پہلا اِنتخابی رُوپ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت سے شروع ہوا تھا اور یہ سلسلہ تیس سال قائم رہ کر بالآخر ختم ہوگیا۔بالکل اِسی طرح حضرت مہدی و

مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد منتخب ہونے والے وجود جن کی اِبتداء حضرت مولوی نور الدینؓ کے اِنتخاب سے ہوئی تھی احمدی موعود قدرتِ ثانیہ کا ایک اِنتخابی رُوپ تو ہوسکتا ہے لیکن یہ سمجھنا اور خیال کر لینا کہ حضورؑ کے یہ اِنتخابی جانشین ہی قدرتِ ثانیہ کے مظاہر ہیں درست نہیں۔

(ثانیاً)۔ یہ کہ جس طرح محمدی قدرتِ ثانیہ کا اِنتخابی سلسلہ تیس سال قائم رہ کر بالآخر اِختتام پذیر ہوگیا تھا بالکل اِسی طرح احمدی قدرتِ ثانیہ کا یہ اِنتخابی سلسلہ بھی کچھ وقت جاری رہ کر بالآخر اِختتام پذیر ہو جائے گا۔ مرزا بشیر احمد اِسی ضمن میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

''سو جب احمدیت کا نظام اِسلام کے نظام کی فرع اور اِسی کا حصہ ہے تو اِس میں کیا شبہ ہے کہ وہ بھی اِسی اِلٰہی تقدیر کے تابع ہے جو اِسلام کے متعلق عرشِ الوہیت سے جاری ہو چکی ہے۔۔۔ لیکن بہر حال یہ اٹل تقدیر ظاہر ہو کر رہے گی کہ کسی وقت احمدیت کی خلافت متصلہ بھی ملوکیت کو جگہ دے کر پیچھے ہٹ جائیگی۔'' (اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہّ۔ صفحہ ۳۴۔۳۵)

محمدی قدرتِ ثانیہ کا دوسرا دائمی رُوپ وہ اِلہامی خلفاء ہیں جو ہر صدی ہجری کے سر پر تجدید دین کیلئے رُوح القدس پا کر کھڑے ہوتے رہے اور اِن خلفاء کے پہلے مظہر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ تھے۔ بعینہٖ احمدی قدرتِ ثانیہ کا دوسرا اور دائمی رُوپ چونکہ محمدی دائمی قدرتِ ثانیہ کا ہی تسلسل ہے لہٰذا اِن اِلہامی خلفاء کا سلسلہ موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود سے شروع ہوگا جو کہ رُوح القدس پا کر کھڑا ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ اور آپکے ساتھ دیگر کِبار اصحاب احمدؑ اور کل جماعت کا خلافت اُولٰی کے وقت میں یہی اِعتقاد تھا جس کی تفصیل آگے آئے گی۔ یاد رہے کہ محمدی یا احمدی اِنتخابی خلفائے راشدین کو بھی جزوی طور پر قدرتِ ثانیہ کے مظاہر کہا جا سکتا ہے لیکن قدرتِ ثانیہ کے اصلی اور دائمی مظاہر اِلہامی خلفاء ہی ہوتے ہیں جیسا کہ اَنبیائے بنی اسرائیل علیہ السلام اور اُمت محمدیہ ﷺ کے مجددین وغیرہ۔

دوسری غلطی کی اصلاح:۔ اب میں دوسری غلطی کی طرف آتا ہوں جس کے مطابق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ''احمدی اِنتخابی خلفاء کا سلسلہ ہی دائمی ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا''۔ اِس ضمن میں عرض ہے کہ ایک عام مسلمان بھی جانتا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر اور کوئی روحانی وجود نہیں ہوسکتا اور نہ ہی اصحاب محمد ﷺ سے بڑھ کر اور کوئی متقی ہوسکتا ہے۔ جب آنحضور ﷺ کے بعد اِنتخابی خلافتِ راشدہ کا سلسلہ دائمی ثابت نہ ہوا بلکہ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق تیس (۳۰) سال کی مختصر مدت کے بعد ملوکیت میں بدل گیا تو پھر آپ ﷺ کے غلام کی اِنتخابی خلافت راشدہ کس طرح دائمی ہوسکتی ہے؟ ہم سب تاریخ اسلام سے بخوبی واقف ہیں۔ اِس حقیقت کے باوجود آنحضور ﷺ کے غلام یعنی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد اِنتخابی خلافت راشدہ کے متعلق یہ خیال کر لینا کہ یہ دائمی ہوگی اور قیامت تک منقطع نہیں ہوگی ایک بچگانہ بلکہ مجنونانہ خیال ہے۔ ہاں آنحضرت ﷺ کے بعد آپکی پیشگوئی کے مطابق قدرتِ ثانیہ کے اِلہامی مظاہر یا خلفاء کا سلسلہ آج تک جاری ہے اور اِنشاء اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے غلام حضرت مہدی و مسیح موعود کے بعد بھی جاری و ساری رہے گا۔ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنی وصیت میں اِسی اِلہامی سلسلہ کے متعلق دائمی ہونے اور قیامت تک منقطع نہ ہونے کا ارشاد فرمایا ہے۔ حضور کے بعد اِس احمدی قدرتِ ثانیہ کا پہلا اِلہامی مظہر یا خلیفہ آپکا وہ موعود زکی غلام مسیح الزماں ہوگا جسے آپؑ نے مصلح موعود کا نام دیا تھا اور اُسکے نزول سے پہلے ظاہر ہے کچھ نفسانی لوگ اپنے نفس کا گند احمدیت کے پاکیزہ چہرے پر ضرور ملیں گے اور اِسی نفسانی گند کو صاف کرنا اُس کا اولین اِصلاحی اِیجنڈا اور ذمہ داری ہوگی۔

جہاں تک حضرت مولوی نور الدین خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا تعلق ہے تو وہ اپنے آپ کو ایک اِنتخابی خلیفہ تو ضرور سمجھتے تھے لیکن جس قدرتِ ثانیہ کی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کو بشارت عطا فرمائی تھی وہ اپنے آپ کو اِس کا مصداق نہیں سمجھتے تھے۔ آپؓ کے دورِ خلافت میں آپ کی طرح دیگر تمام اصحاب احمدؑ بھی اِس اِنتخابی خلافت کو قدرتِ ثانیہ نہیں سمجھتے تھے اور پوری جماعت بشمول خلیفۃ المسیح اوّلؓ موعود قدرتِ ثانیہ کے نزول کیلئے بڑے درد اور اِلحاح کیساتھ مسلسل دعائیں کرتے رہے جیسا کہ محمودی تاریخ احمدیت کے درجِ ذیل اِقتباس سے ظاہر ہو رہا ہے۔

قدرتِ ثانیہ کیلئے اِجتماعی دعائیں

''قدرتِ ثانیہ کیلئے اِجتماعی دعا:۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب نے حضرت خلیفہ اوّلؓ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قدرتِ ثانیہ کے ظہور کیلئے ہر ملک میں اکھٹے ہو کر اِجتماعی دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ حضرت خلیفہ اوّلؓ نے مولوی محمد علی صاحب کو حکم دیا کہ وہ اخبارات میں اِجتماعی دعا کی تحریک شائع کریں۔ چنانچہ اُنہوں نے اِسکی تعمیل میں اعلان شائع کر دیا۔ قادیان میں حضرت میر صاحب ایک عرصہ تک مسجد مبارک میں یہ اِجتماعی دعا کراتے رہے۔'' (تاریخ احمدیت جلد ۳ صفحہ ۲۱۲)

اَمر واقع یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے موعود زکی غلام کو ہی قدرتِ ثانیہ کا مصداق سمجھتے تھے جس نے بعد ازاں رُوح القدس پا کر کھڑا ہونا تھا۔ احمدی موعود قدرتِ ثانیہ کے اِس پہلے مظہر کو حضورؑ نے ''مصلح موعود'' کا نام دیا تھا اور خلیفہ اوّلؓ بھی اُسے مجدد سمجھتے تھے۔ اگر ''اِنتخابی خلافت راشدہ'' حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی نظر میں ''قدرتِ ثانیہ'' ہوتی تو آپؓ ضرور حضرت میر ناصر نواب سے یہ اِرشاد فرماتے کہ قدرتِ ثانیہ تو مجسم رنگ میں خلیفۃ المسیح اوّل کی صورت میں افرادِ جماعت کے سامنے موجود ہے

اوراب آپ کس قدرتِ ثانیہ کیلئے دعائیں کرنا اور کروانا چاہتے ہیں؟ لیکن آپؓ نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ آپؓ بذاتِ خود بھی جماعت کے ساتھ مل کر قدرتِ ثانیہ کے نزول کیلئے دعائیں کرتے رہے۔حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ ایک ایسا عظیم الشان وجود تھا جن کے تقویٰ اور طہارت کے متعلق حضرت مہدی و مسیح موعودؑ یوں اِرشاد فرماتے ہیں:۔

”وکنت اصرخ فی لیلی و نہاری واقول یاربّ من انصاری یاربّ من انصاری انی فرد مہین۔فلما توا ترفع یدالدعوات۔وامتلأ منہ حوّالسمٰوات۔ اجیب تضرعی۔وفارت رحمۃ ربّ العالمین۔فاعطانی ربیّ صدیقا صدوقا۔۔۔۔اسمہ کصفاتہ النورانیۃ نورالدین۔۔۔۔ولما جاء نی ولاقانی ووقع نظری علیہ رایتہ آیۃً من آیات ربیّ وایقنت انہ دُعائی الذی کنت اداوم علیہ واشرب حسی۔ونبّانی حدسی۔انہ من عباداللّٰہ المنتخبین۔“(آئینہ کمالاتِ اِسلام ۱۸۹۳ء بحوالہ روحانی خزائن جلد۵ صفحات ۵۸۱۔۵۸۳)

”میں رات دِن خدا تعالیٰ کے حضور چلّا تا اور عرض کرتا تھا کہ اے میرے ربّ میرا کون ناصرو مددگار ہے۔میں تنہا ہوں اور جب دُعا کا ہاتھ پے در پے اُٹھا اور فضائے آسمانی میری دُعاؤں سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دُعا کو شرفِ قبولیت بخشا اور ربّ العالمین کی رحمت نے جوش مارا۔اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا۔۔۔ اِس کا نام اِسکی نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے۔۔۔جب وہ میرے پاس آکر مجھ سے ملا تو میں نے اُسے اپنے ربّ کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری اِس دُعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کیا کرتا تھا اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔“(ترجمہ از عربی عبارت بحوالہ مرقاتُ الیقین فی حَیاتِ نورالدّین صفحہ ۱۔۲ مرتبہ اکبر شاہ خاں نجیب آبادی)

حضرت بانئے جماعتؑ حضرت مولوی نورالدینؓ کے متعلق اپنے منظوم کلام میں یوں اِرشاد فرماتے ہیں:۔

چہ خوش بُودے اگر ہر یک زِ اُمت نوردیں بودے ہمیں بُودے اگر ہر دل پُر از نورِ یقین بودے

یعنی کیا ہی اچھا ہو اگر قوم کا ہر فرد نوردین بن جائے۔مگر یہ تو تب ہی ہو سکتا ہے کہ ہر دِل یقین کے نور سے بھر جائے۔

حضرت بانئے جماعتؑ کی وفات کے بعد یہی عظیم الشان وجود حضورؑ کا جانشین منتخب ہوا اور اِس خلیفہ راشد کا بھی یہی اِیمان تھا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے جس قدرتِ ثانیہ کی اپنی جماعت کو بشارت بخشی تھی اُس سے سلسلہ مجددین یعنی اِلہامی خلفاء مراد ہیں اور آپؓ نے بحیثیت خلیفۃ المسیح اولیٰ احمدیہ سلسلہ میں ظاہر ہونیوالی قدرتِ ثانیہ کے پہلے مظہر یعنی زکی غلام مسیح الزماں کے ظہور کا وقت بھی اِجتہادی رنگ میں انداز اُبتایا تھا۔محترم جناب ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے کے برادر اکبر مکرم ماسٹر نواب الدین صاحب مرحوم حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کا قرآن کریم کا درس باقاعدگی کیساتھ نوٹ کیا کرتے تھے۔ذیل کے الفاظ حضرت کے درس فرمودہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء سے لیے گئے ہیں۔مکرم ماسٹر صاحب مرحوم لکھتے ہیں کہ یکم دسمبر ۱۹۱۲ء کے درس میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ نے فرمایا تھا:۔

”تیس برس کے بعد اِنشاءاللہ مجھے اُمید ہے کہ مجدد یعنی موعود (قدرتِ ثانیہ) ظاہر ہوگا۔“(حیات نور صفحہ ۴۰۴ مؤلف شیخ عبدالقادر مرحوم سابق سوداگرمل)

مندرجہ بالا حوالہ سے ایک بار پھر یہ حقیقت طشت از بام ہوگئی کہ حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اوّلؓ قطعی طور پر احمدیہ اِنتخابی خلافت راشدہ کو قدرتِ ثانیہ نہیں سمجھتے تھے بلکہ آپ اُن اِلہامی خلفاء کے سلسلہ کو جو پہلے ہی محمدی سلسلہ میں مجددین کے رنگ میں مبعوث ہوتے چلے آرہے ہیں قدرتِ ثانیہ سمجھتے تھے۔یہ الگ بات ہے کہ آپؓ نے موعود قدرتِ ثانیہ کے نزول کے وقت کا جو تعین فرمایا تھا یہ محض آپؓ کا ایک اِجتہاد تھا۔جبکہ فی الحقیقت احمدی موعود قدرتِ ثانیہ کے مظہر اوّل زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود نے اُمتِ محمدیہ میں آنے والے مجددین کی طرح آئندہ صدی یعنی پندرھویں صدی ہجری کے سر پر ظاہر ہونا تھا۔

اربابِ واَختیار جماعت احمدیہ قادیان سے دو(۲) تلخ سوال۔؟؟؟

(۱)۔وہ خلفاء اور علماء اور افرادِ جماعت جو ۱۹۱۴ء کے بعد سے آج تک مسلسل یہ راگ اَلاپ رہے ہیں کہ خلافت احمدیہ ہی قدرتِ ثانیہ ہے۔میرا اِن سب سے یہ سوال ہے کہ اگر اِنتخابی خلافت احمدیہ ہی قدرتِ ثانیہ تھی تو تم اور تمہارے بزرگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کی خلافت کو قدرتِ ثانیہ کیوں نہ مانا اور آپؓ کو قدرتِ ثانیہ کا پہلا مظہر کیوں تسلیم نہ کیا اور آپؓ کے عہد مبارک میں نزولِ قدرتِ ثانیہ کیلئے متواتر دعائیں کیوں کرتے اور کرواتے رہے؟؟؟

(۲)۱۹۱۴ء کے بعد آنیوالے خلفاء جو اپنے آپ کو قدرتِ ثانیہ کے مظاہر قرار دیتے نہیں تھکتے اِن کو کسی اِسلامی تاریخ یا عیسائی تاریخ نے نہیں بلکہ اِنکی اپنی محمودی تاریخ احمدیت جلد۳ صفحہ ۲۱۲ کے متذکرہ بالا حوالے نے کیا جھوٹا اور مکار قرار نہیں دیا ہے؟ قدرتِ ثانیہ کے مظاہر ہونا تو دُور کی بات ہے یہ بلائے دمشق تو خلیفۃ المسیح کہلانے کے بھی حقدار نہیں ہیں۔یہ دوہرے معیار والے کسی قبضہ گروپ کے نمائندے ہیں۔افراد جماعت احمدیہ اِس بدترین مذہبی آمریت سے نجات پانے کیلئے دن رات اپنی پُرنم آنکھوں کیساتھ اپنے

نجات دہندہ یعنی موعودز کی غلام مسیح الزماں کی راہ تک رہے ہیں! ؎ ہر تیرگی میں تو نے اُتاری ہے روشنی ۔ اب خود اُتر کے آ کہ سیہ تر ہے کائنات

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ ارشاد فرماتے ہیں! ؎ غیرت کی جا ہے عیسیٰ زندہ ہو آسماں پر اور مدفون ہو زمیں میں شاہِ جہاں ہمارا

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ منتخب یا نامزد خلفاء کا سلسلہ دیر تک راشد نہیں رہ سکتا۔ اور اگر رہ سکتا ہوتا تو آنحضرت ﷺ کے بعد کم از کم ایک صدی تک تو خلافت راشدہ ضرور قائم رہتی ۔لیکن آنحضرت ﷺ کے بعد اِنتخابی خلافت راشدہ کا تیس (۳۰) سال کی مختصر مدت تک جاری رہ کر پہلے ملوکیت اور بعد ازاں بادشاہت میں بدل جانا کیا اس حقیقت کا قطعی ثبوت نہیں ہے کہ اِنتخابی خلافت راشدہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی؟ جب آنحضور ﷺ کے بعد قدرتِ ثانیہ کے اِنتخابی رُوپ یعنی اِنتخابی خلافت راشدہ کا یہ حال ہوا تو پھر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد آپکے اِنتخابی خلفاء کی کیا حیثیت ہے؟ کیا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی جماعت آنحضرت ﷺ کی اُمت سے بھی تقویٰ اور طہارت میں بڑھ گئی ہے؟ کیا حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت اور اپنے اصحاب کی آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھ کر تربیت کی تھی جو آپکے بعد اِنتخابی خلفاء رشد و ہدایت سے نہیں بھٹکیں گے؟ یہ کس طرح ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ سے روحانی فیض اور برکت پانیوالے تو ایک صدی تک بھی رشد و ہدایت پر قائم نہ رہ سکے اور آپ ﷺ کی رحلت کے تیس (۳۰) سال بعد ہی اُنہوں نے ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنی شروع کر دیں لیکن آپ ﷺ کے موعود غلام یعنی حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے اپنی جماعت کی ایسی شاندار تربیت فرمائی کہ وہ قیامت تک رشد و ہدایت پر قائم رہیں گے؟ کیا اِس مفروضہ کا حقیقت سے کوئی تعلق ہے؟ ہر گز نہیں۔ اور ایسا اندازِ فکر اپنانے والے کیا حضرت بانئے اِسلام ﷺ اور آپکے اصحابؓ کی سخت توہین کے مُرتکب نہیں ہو رہے؟؟؟ ؎ دوستو اِک نظر خدا کیلئے سیدّ الخلق مصطفیٰ کیلئے

اُمت محمدیہ کا سوادِ اعظم پہلے ہی آنحضرت ﷺ کے مقابل پر حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ کو زندہ بجسم عنصری آسمان پر بٹھا کر ایک بڑی گستاخی کا نہ صرف مُرتکب ہوا بلکہ آج تک وہ کفر و شرک کی گمراہیوں میں بھی بھٹکتا پھر رہا ہے۔ آج جماعت احمدیہ میں بھی ایک خاص طبقہ اپنی نام نہاد اِنتخابی خلافت (ملوکیت) کو قدرتِ ثانیہ کا لبادہ اُوڑھا کر اِسے ہزار سال تک دوام دینے کا خواب دیکھ رہا ہے۔ اے افرادِ جماعت۔ آج تم سے بھی قدرتِ ثانیہ کے نام پر آقا نامدار حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ اور آپکے اصحابؓ پر آپ کے غلام اور اُسکے اصحاب کو فضیلت اور بزرگی دِلوا کر کیا وہی گستاخی نہیں کروائی جا رہی جو حضرت مسیح ابن مریمؑ کے سلسلہ میں پہلے سوادِ اعظم کر چُکا ہے؟ حضرت بانئے احمدیتؑ تو ساری عمر اپنی تحریر اور تقریر میں بار بار یہ اعلان کرتے رہے کہ میں نے سراج منیر یعنی آنحضرت ﷺ کی برکت اور پیروی میں ظِلّی اور اُمتی نبوت ایسی نعمت پائی۔ بار ہا آپؑ نے فرمایا کہ اگر میں آنحضور ﷺ کا پیرو کار نہ ہوتا تو اگر میرے اعمال پہاڑوں کے برابر بھی ہوتے تو تب بھی میں یہ نعمت نہیں پا سکتا تھا؟ آپؑ بڑی اِنکساری اور درد کیساتھ فرماتے ہیں۔ ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا ۔ نام اُس کا ہے محمد ﷺ دلبر مرا یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے ۔ وہ طیب و امیں ہے اُس کی ثناء یہی ہے
سب ہم نے اُس سے پایا شاہد ہے تو خدایا ۔ وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
اُس نور پر فدا ہوں اُس کا ہی میں ہوا ہوں ۔ وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اِنتخابی خلفائے محمدیہ کے برخلاف اِنتخابی خلفائے احمدیہ قیامت تک رشد و ہدایت پر قائم رہیں؟ کیا یہ آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحابؓ کی صریح تضحیک نہیں۔؟ ظالمو! آقا کو آقا اور غلام کو غلام رہنے دو۔ اصل کو اصل اور ظِل کو ظِل رہنے دو۔ اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے ظِل کو اصل پر فضیلت اور بزرگی دینے کی کوشش مت کرو۔ حقائق کو تسلیم کرنا بڑے دِل گردے کا کام ہے۔ یہ کام صرف سچے اور جرأت مند لوگ ہی کر سکتے ہیں۔ افسوس ہمیں اِن نام نہاد خلفائے احمدیت نے بحیثیت جماعت سچائی اور اخلاقی جرأت سے بھی محروم کر دیا ہے۔

حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کا ایک معنی خیز اِلہام

حضورؑ فرماتے ہیں:۔ پھر اِسکے بعد اِلہام کیا گیا کہ! ''اِن علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ میری عبادت گاہ میں اِنکے چولھے ہیں میری پرستش کی جگہ میں اُنکے پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھی ہوئی ہیں اور چوہوں کی طرح میرے نبی کی حدیثوں کو کتر رہے ہیں۔'' (ازالہ اوہام۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۹، ۱۴۰ حاشیہ)

خاکسار اِس اِلہام کے سلسلہ میں گذارش کرتا ہے کہ بعض اِلہام ذو معنی ہوتے ہیں اور اگرچہ مُلہم ایسے اِلہاموں کی اپنے وقت کی مناسبت سے کچھ تشریح بھی کر دیا کرتے ہیں لیکن دراصل اِن کا حقیقی اِطلاق آئندہ زمانے کے حالات پر ہوتا ہے۔ مثلاً۔ مندرجہ بالا اِلہام کی تشریح حضورؑ اپنے وقت میں یہ فرماتے ہیں:۔

''عبادت گاہ سے مراد اِس الہام میں زمانہ حال کے اکثر مولویوں کے دِل ہیں جو دنیا سے بھرے ہوئے ہیں۔'' (ایضاً)

خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضورؑ نے اپنے الہام کی جو تشریح فرمائی ہے وہ بھی اپنے وقت کے لحاظ سے درست تھی لیکن اس الہام کا اصل اور حقیقی اِطلاق آئندہ زمانے میں آپؑ کی ہی جماعت کے علماء پر ہونے والا تھا۔ مثلاً۔ میرے گھر سے حضورؑ کی تعلیم یعنی ''احمدیت'' مراد ہے اور میرے گھر کو بدلنے سے مراد حضورؑ کی تعلیم میں کمی بیشی کرنا تھا۔ جس طرح عیسائی پادریوں نے حضرت مسیح ابن مریمؑ کی تعلیم کو بدل کر اُس میں کمی بیشی کر دی اور پھر اِس مُحرَف اور مُبدل تعلیم کو حضرت مسیح ناصریؑ کی طرف منسوب کر دیا اور اِس طرح ضال بن گئے۔ بعینہٖ جماعتی علماء نے بھی اپنے دنیاوی مفادات اور اپنے شکم کے بدلے حضورؑ کی مُصفّا اور پاکیزہ تعلیم میں کمی بیشی کر کے احمدیت کو بدل دیا ہے۔

اِسی طرح ''میری عبادت گاہ'' اور ''میری پرستش گاہ'' سے بھی احمدیہ مساجد مراد ہیں۔ اِن احمدیہ مساجد یعنی حضورؑ کی عبادت گاہوں کے مقاصد بھی بدل دیئے گئے ہیں۔ اِن مساجد میں اللہ کی پرستش کی بجائے اب مال اور مفادات کی پرستش ہوتی ہے۔ یہ عبادت گاہوں کی بجائے اب عقوبت خانے اور بلیک میلنگ (Black mailing) سنٹر بن چکے ہیں۔ آج تقریباً ہر بڑی مسجد کیساتھ مربی ہاؤس بن چکا ہے۔ اِن مساجد میں مربیوں کا سچ کو جھوٹ اور جھوٹ کو سچ بنانے سے لگتا ہے جیسے وہ مساجد میں اپنے چولھے اور پیالے اور ٹھوٹھیاں رکھ کر بیٹھے ہوئے اپنے شکم کی پوجا کر رہے ہیں۔ اور جماعتی علماء کے اِس طرزِ عمل سے بلا شک وشبہ حضورؑ کا مندرجہ بالا الہام حرف بہ حرف پورا ہو چکا ہے۔

حدیثوں کو کترنے کی مثال۔ اِس سے بھی ہمارے جماعتی علماء مراد ہیں کہ ایک زمانہ آئے گا جب یہ جماعتی علماء حدیثوں کو کتریں گے یعنی احادیث میں سے اپنے مفاد کے مطابق مفہوم نکال کر باقی حدیث کو چھوڑ دیں گے۔ محرفوں کا کام کریں گے اور خیانت پیشہ لوگوں کی طرح بڑی دلیری کیساتھ کم کی جگہ زیادہ اور زیادہ کی جگہ کم کر دیں گے۔ مثلاً۔ احمدیہ بلیٹن جرمنی بابت مئی ۲۰۰۵ء (شمارہ نمبر ۵ جلد نمبر ۱۲) کے صفحہ نمبر ۸ پر ایک حدیث اِس طرح درج ہے کہ حضرت عبدالرحمان بن سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ اور ہر خلافت کے بعد ملوکیت ہوتی ہے۔'' (کنز العمال کتاب الفتن من قسم الافعال فصل فی متفرقات الفتن۔ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۵ حدیث نمبر ۳۱۴۴۴) اب الفضل سالانہ نمبر ۲۰۰۸ء (جلد نمبر ۵۸-۹۳ اور شمارہ نمبر ۲۷۷) کے صفحہ نمبر ۴ پر اِسی حدیث کو کتر کر یوں درج کیا گیا ہے۔ حضرت عبدالرحمان بن سہلؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا: ''ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔'' (کنز العمال کتاب الفتن من قسم الافعال فصل فی متفرقات الفتن۔ جلد ۱۱ صفحہ ۱۱۵ حدیث نمبر ۳۱۴۴۴)

اور اِس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ بڑی دلیری کیساتھ حدیث کا اگلا حصہ ''اور ہر خلافت کے بعد ملوکیت ہوتی ہے'' کو چھوڑ دیا یعنی کتر لیا۔ اب اِس سے بڑا قطعی ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ حضورؑ کا متذکرہ بالا الہام اِنہی جماعتی یا نظام کے مولویوں پر صادق آتا ہے۔ مزید برآں حضورؑ نے اپنی کتب میں جگہ جگہ یہ فرمایا ہے کہ مجددین قیامت تک آتے رہیں گے لیکن اب نظام جماعت کے علماء نے اِس حدیث کو بھی کتر ڈالا ہے اور نام نہاد خلفاء کی خوشنودی کی خاطر ''ختم نبوت'' کی طرح ''ختم مجددیت'' کا عقیدہ اِیجاد کر کے بیٹھے ہوئے ہیں۔ جماعتی علماء کی اِس تحریف اور کتر وبیونت کو مزید میرے مضمون نمبر ۲ (تحریف کیوں۔؟) میں ملاحظہ فرمایا جا سکتا ہے۔

شکم نے دِل کی حقیقت بھی کھول دی آخر مقامِ رزق سے آگے کوئی مقام نہیں

خلافت علیٰ منہاج نبوت کی حدیث میں آنحضرت ﷺ کی خاموشی (ثُمَّ سَکَت) سے مراد؟؟؟

''عَنْ حُذَیْفَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَکُوْنُ النُّبُوَّۃُ فِیْکُمْ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اِذَا شَآءَ اَنْ یَرْفَعَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ فَتَکُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اِذَا شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یَرْفَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا عَاضًّا فَیَکُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ یَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اِذَا شَآءَ اَنْ یَرْفَعَھَا اللّٰہُ تَعَالٰی ثُمَّ تَکُوْنُ مُلْکًا جَبْرِیَّۃً فَتَکُوْنُ مَا شَآءَ اللّٰہُ اَنْ تَکُوْنَ ثُمَّ یَرْفَعُھَا اِذَا شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَنْ یَرْفَعَھَا ثُمَّ تَکُوْنُ خِلَافَۃٌ عَلٰی مِنْھَاجِ النُّبُوَّۃِ ثُمَّ سَکَتَ۔'' (''مسیح اور مہدیؑ حضرت محمد رسول اللہ کی نظر میں'' صفحہ ۵۱ مرتبہ حافظ مظفر احمد۔ بحوالہ مسند احمد جلد ٤ صفحہ ۲۷۳ دار الفکر بیروت و مشکوٰۃ باب الانذار و التحذیر) حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اندر نبوت موجود رہے گی جب تک خدا چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ اُسے اُٹھا لے گا پھر خلافت علیٰ منہاج النبوت ہوگی جب تک خدا چاہے گا پھر اللہ تعالیٰ یہ نعمت بھی اُٹھا لے گا پھر ایک طاقتور بادشاہت کا دور آئے گا جب تک اللہ چاہے گا وہ رہے گی پھر اُسے بھی اُٹھا لے گا اور ظالم وجابر حکومت کا زمانہ آئے گا پھر خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہوگی اُس کے بعد حضور ﷺ خاموش ہو گئے۔

آنحضرت ﷺ کی اِس مبارک حدیث کی یہ جو تشریح کی جاتی ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد خلافت علیٰ منہاج النبوت قائم ہونے کے بعد چونکہ آنحضور ﷺ خاموش ہو گئے ہیں لہٰذا آنحضور ﷺ کی اِس خاموشی کے یہ معنی ہیں کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد جو احمدی اِنتخابی خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اُس میں کوئی رخنہ پیدا نہیں ہوگا اور وہ اِنتخابی خلافت تا قیامت جاری رہے گی۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اِس حدیث کے آخر میں آنحضرت ﷺ کی خاموشی سے جماعت کے مولوی صاحبان اپنے آقاؤں کو خوش

کرنے کیلئے اوراُن کا منظورِنظر بننے کیلئے جو یہ توجیہہ نکالتے ہیں کہ ''حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد جو احمدی اِنتخابی خلافت کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گی'' کیا یہ توجیہ درست بھی ہے؟ جواباً عرض ہے کہ آنحضرتﷺ کی خاموشی کی ایسی توجیہہ نکالنا نہ صرف غلط بلکہ عقل ،فرمودات نبوی اور واقعات کے بھی خلاف ہے اور اِسکی درجِ ذیل وجوہات ہیں۔

(۱) اگر کسی خلافت علیٰ منہاج نبوت کے سلسلہ کا تا قیامت جاری رہنا ممکن ہوتا تو آنحضرتﷺ کے بعد جاری ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ ہی قیامت تک جاری رہتا۔ اِس کی وجہ یہ ہے کہ نہ تو آنحضرتﷺ ایسا کوئی مقدس اور مطہر وجود ہوسکتا ہے اور نہ آپکے اصحابؓ کی طرح کسی اور روحانی وجود کے اصحاب ایسے برگزیدہ ہوسکتے ہیں اور نہ ہی آپﷺ کی طرح کوئی اور روحانی وجود اپنی جماعت کی ایسی روحانی تربیت فرما سکتا ہے۔ جب آنحضرتﷺ نے اپنے بعد جاری ہونے والی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا عرصہ صرف تیس (۳۰) سال بتا کر نہ صرف اِسکے منقطع ہونے کی خبر دیدی بلکہ ساتھ ہی ایک دوسرے **الہامی اور تجدیدی خلافت علیٰ منہاج نبوت کے دائمی سلسلے** کا ذکر بھی فرما دیا جس کا سلسلہ آج تک جاری ہے۔ تو اِس حقیقت کے باوجود متذکرہ بالا حدیث کے آخر میں آنحضرتﷺ کی خاموشی سے نظام جماعت کے خلفاء اور علماء کا یہ مراد لینا کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد اِنتخابی خلافتِ راشدہ کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا جھوٹ اور حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟؟؟

(۲) حضرت بانئے سلسلہ احمدیہ کے دوسرے فرزند مرزا بشیر احمد خلافت احمدیہ کے متعلق فرماتے ہیں! ''سو جب احمدیت کا نظام اِسلام کے نظام کی فرع اور اِسی کا حصہ ہے تو اس میں کیا شبہ ہے کہ وہ بھی اِسی اِلٰہی تقدیر کے تابع ہے جو اِسلام کے متعلق عرشِ الوہیت سے جاری ہو چکی ہے۔۔۔۔۔ **لیکن بہر حال یہ اَٹل تقدیر ظاہر ہو کر رہے گی کہ کسی وقت احمدیت کی خلافت متصلہ بھی ملوکیت کو جگہ دے کر پیچھے ہٹ جائے گی۔**'' (اِسلامی خلافت کا صحیح نظریہّ ۔صفحہ ۳۴)

نظام جماعت کے مربی اور مولوی دِن رات یہ ڈھنڈورا پیٹ پیٹ کر افرادِ جماعت کو گمراہ کرتے رہتے ہیں کہ متذکرہ بالا حدیث میں آنحضرتﷺ کی خاموشی سے یہ مراد ہے کہ اِنتخابی خلافت احمدیہ کا سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا جناب مرزا بشیر احمد صاحب کو متذکرہ بالا حدیث اور آنحضورﷺ کی خاموشی کا علم نہیں تھا؟؟؟ جواباً عرض رہے کہ آپ کو اس حدیث اور آنحضرتﷺ کی خاموشی کا یقیناً علم تھا۔ ثانیاً یہ سوال ہے کہ نظام جماعت کے مربی اور مولوی کیا جناب مرزا بشیر احمد صاحب سے زیادہ متقی اور فہم و فراست رکھتے ہیں؟ جواباً عرض ہے کہ ہرگز نہیں۔

(۳) اس مضمون کے شروع میں آنحضرتﷺ کا ایک مبارک اور حکیمانہ اِرشاد ہے کہ! ''ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے۔ اور ہر خلافت کے بعد ملوکیت ہوتی ہے۔'' اس حدیث میں آنحضرتﷺ نے روحانی سلسلوں کے متعلق ایک قطعی اصول بیان فرمایا ہے اور اِس اصول کے مطابق اور اِسی کی روشنی میں متذکرہ بالا حدیث میں آنحضرتﷺ کی خاموشی سے مُراد ہے کہ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد شروع ہونیوالی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ بھی یقیناً تیس (۳۰) سال سے بھی کم عرصہ میں ملوکیت میں بدل جائے گا۔

(۴) اگر حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے بعد جاری ہونیوالی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ تا قیامت جاری رہنا تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضورؑ کو جس زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود کی بشارت بخشی تھی تو کیا یہ بشارت عبث اور لایعنی تھی؟ یاد رہے کہ یہ بشارت ہرگز عبث نہیں تھی بلکہ مصلح موعود کی یہ بشارت ہمیں بتا رہی ہے کہ بانئے سلسلہ احمدیہ کے بعد جاری ہونیوالی خلافت علیٰ منہاج نبوت کا سلسلہ بہت جلد ملوکیت میں بدل جانا ہے اور پھر موعود زکی غلام مسیح الزماں کے ذریعے اللہ تعالیٰ احمدی سلسلہ کو دوبارہ رشد و ہدایت کی طرف لائے گا۔

محمدی اور احمدی خلافتِ راشدہ کی ملوکیت میں تبدیلی

حضرت امیر معاویہؓ نے اَولاً خلیفہ راشد حضرت علیؓ کی حکم عدولی کی اور بعد میں دھوکہ دہی سے اُنہیں معزول کروا کے الگ اپنی خلافت کا اعلان کر دیا۔ حضرت علی مرتضیٰؓ کی شہادت کے بعد خلافت حقہ پر قبضہ کر کے عالم اِسلام کے خلیفہ بن بیٹھے۔ وفات سے پہلے اپنے لڑکے یزید کو ولی عہد بنا کر مسلمانوں سے اُس کی خلافت کی بیعت لے لی۔ اور اِس طرح وہ خلافت راشدہ جو حضرت ابو بکر صدیقؓ سے شروع ہوئی تھی اُس کی صف لپیٹ کر اِسے ملوکیت میں بدل ڈالا۔ اِن اموی حکمرانوں کا پایۂ تخت دمشق رہا۔ بعد ازاں یہ ''بلائے دمشق'' خلافت کے نام پر قریباً ایک صدی مسلمانوں پر مسلط رہی۔ اِسی طرح حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کی وفات کے بعد احمدی خلافت راشدہ کا آغاز ہوا۔ حضرت مولوی نور الدینؓ پہلے احمدی خلیفہ راشد تھے۔ آپؓ نے اپنے مختصر چھ سالہ دورِ خلافت میں حضورؑ کی بیان فرمودہ ہدایات کی روشنی میں تبلیغ اِسلام کا کام جاری رکھا اور ساتھ قرآن و حدیث کا درس بھی دیتے رہے۔ آپؓ عمر رسیدہ ہونے کیساتھ ساتھ بہت منکسر المزاج بھی تھے۔ آپؓ چونکہ حضورؑ کی اُولاد کا بے حد احترام کرتے تھے لہٰذا مرزا محمود احمد صاحب نے اِس بے جا عقیدت کا ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہوئے آپؓ کے دورِ خلافت میں ہی اپنی سیاسی کاروائیوں کا آغاز کر دیا تھا۔ مثلاً ۱۹۰۹ء میں ایک **انجمن اِرشاد** بنا ڈالی۔ فروری ۱۹۱۱ء میں **مجلس انصار** بنالی۔ چونکہ ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی اِلہامی پیشگوئی میں مصلح موعود کی صفات اور علامات بیان کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کچھ اِس طرح فرمایا ہے ''اُس کیساتھ فضل ہے جو اُسکے آنے کے

ساتھ آئے گا ۔۔۔‘‘ اِس طرح وہ غلط دعویٰ مصلح موعود جس کا عملاً اِعلان ۱۹۴۴ء میں کیا اُس کی بنیاد جون ۱۹۱۳ء میں اخبار الفضل جاری کر کے رکھ دی گئی تھی ۔ ۱۹۱۳ء میں ہی دعوۃ اِلی الخیر فنڈ کی بنیاد رکھی گئی ۔ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی وفات کے موقعہ پر اپنے مخصوص گروپ میں اپنا نام پیش کروا کر اور خوشامدی حواریوں سے تائید کروا کر اپنی خلافت کی لوگوں سے بیعت لے لی ۔ بعدازاں اُس نے اپنی نام نہاد خلافت کے دوران حقیقی اِسلام کے نام پر افرادِ جماعت کو ایک غیر اِسلامی اور جاسوسی نظام میں جکڑ کر یرغمال بنا لیا ۔ نظام میں کلیدی عہدوں پر اپنے خاندان کے علاوہ چند دیگر مخصوص وفادار خاندانوں کو بٹھایا گیا ۔ ایک دو نظارتیں مولویوں کو بھی سونپ دی گئیں ۔ اِس عجیب مصلح موعود نے ایک اور اصلاح اس طرح کی کہ آئندہ خلیفہ کیلئے اِنتخابی طریقہ کار اس طرح وضع کیا کہ مجلس شوریٰ کی بجائے اپنے ہی تنخواہ دار ملازموں کو بند کمرے میں بٹھا کر اُن سے اگلے خلیفہ کیلئے (N O C) کا سٹیفکیٹ لے لیا جاتا ہے ۔ مورخہ ۲۷ ردسمبر ۱۹۵۶ء کو اِنتخاب خلافت سے متعلق اپنی تقریر میں یوں اِرشاد فرماتے ہیں :۔

’’خلافت کو ایسی طرز پر چلاؤ جو زیادہ آسان ہو اور کوئی ایک دو لفنگے اُٹھ کر اور کسی کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ نہ کہہ دیں کہ چلو خلیفہ مقرر ہو گیا ہے پس اِسلامی طریق پر جو کہ میں آگے بیان کروں گا آئندہ خلافت کیلئے میں یہ قاعدہ منسوخ کرتا ہوں کہ شوریٰ انتخاب کرے (دین اِسلام میں آئندہ خلیفہ کے اِنتخاب کیلئے موزوں اِدارہ مجلس شوریٰ ہی ہو سکتی ہے ۔ ناقل) بلکہ میں یہ قاعدہ مقرر کرتا ہوں کہ آئندہ جب بھی خلافت کے اِنتخاب کا وقت آئے تو صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اور ممبر اور تحریک جدید کے وکلاء اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے زندہ افراد اور اب نظرِ ثانی کرتے وقت میں یہ بات بھی بعض دوستوں کے مشورہ سے زائد کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفقاء بھی جن کو فوراً بعد تحقیقات صدر انجمن احمدیہ کو چاہیے کہ صحابیت کا سٹیفکیٹ دیدے اور جامعۃ المبشرین کے پرنسپل اور جامعہ احمدیہ کا پرنسپل اور مفتی سلسلہ احمدیہ اور تمام جماعت ہائے پنجاب اور سندھ کے ضلعوں کے امیر اور مغربی پاکستان اور کراچی کا امیر اور مشرقی پاکستان کا امیر مل کر اِس کا اِنتخاب کریں ۔‘‘ (تاریخ احمدیت جلد نمبر ۱۹ صفحہ ۱۵۹)

جناب خلیفہ ثانی صاحب نے آئندہ خلیفہ کے اِنتخاب کیلئے یہ مجلس انتخاب بنائی تھی خاکسار اِس ضمن میں دو باتیں عرض کرتا ہے ۔

(۱) یہ کہ تمام عالمِ اِسلام جانتا ہے کہ عالمِ اسلام کے پہلے خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیقؓ کی جن پہلے دو اشخاص نے اُٹھ کر بیعت کی تھی وہ حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ تھے اور اِنکے پیچھے پوری اُمت نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت کر لی تھی ۔ خلیفہ ثانی صاحب نے یہ جو کہا ہے کہ ’’ کوئی ایک دو لفنگے اُٹھ کر اور کسی کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ نہ کہہ دیں کہ چلو خلیفہ مقرر ہو گیا ہے‘‘ ۔ میرا یہاں سادہ سا سوال ہے کہ عالم اسلام کے پہلے خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیقؓ کو منتخب کرنیوالے حضرت عمرؓ اور حضرت ابوعبیدہؓ کیا دونوں نعوذ باللہ لفنگے تھے جو ایسے طریق انتخاب کو اب جماعت احمدیہ میں روک دیا گیا تھا ؟

(۲) جناب خلیفہ ثانی صاحب نے آئندہ احمدی خلفاء کے اِنتخاب کیلئے جو مجلس بنائی تھی اُسکے سارے ممبران یا تو خلیفہ ثانی صاحب کے تنخواہ دار ملازم تھے یا رشتہ دار تھے اور باقی خلیفہ صاحب کے منظورِ نظر اور مقرر کردہ خوشامدی عہدیدار تھے ۔ خلیفہ ثانی صاحب نے آئندہ خلیفہ کے انتخاب کیلئے ایسا طریق کار اختیار کر کے کیا افراد جماعت کو عملاً اِنتخابِ خلیفہ کے جمہوری اور بنیادی حق سے محروم نہیں کر دیا گیا تھا ؟ اِس طرح غلبہ اسلام کا وہ مشن جو حضرت مہدی و مسیح موعودؑ نے شروع کیا تھا اُسے اپنے خاندان کے غلبہ کیلئے نہ صرف ایک خاندانی گدی میں بدلا بلکہ اُس انتخابی خلافتِ راشدہ کی صف بھی لپیٹ دی گئی جو حضورؑ کی وفات کے بعد حضرت مولوی نورالدینؓ سے شروع ہوئی تھی ۔ خلفائے راشدین (حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علی مرتضیٰؓ) کے طرزِ عمل سے یہ ثابت ہے کہ اُنہوں نے آئندہ خلیفہ کے انتخاب کیلئے اپنی اولاد اور اپنے خاندانوں کو خلیفہ کے اِنتخاب سے ہی باہر کر دیا تھا جب کہ اِس خود ساختہ مصلح موعود کا یہ کارنامہ کہ اُس نے اگلے خلیفہ کیلئے ایسی مجلس اِنتخاب بنائی جو کہ اُس کی اولاد یا کم از کم اُسکے خاندان سے باہر کسی کو خلیفہ بنانے کا کبھی سوچ بھی نہ سکے اور پھر مسجد کے دروازے بند کر کے ایسی نام نہاد مجلس کے بنائے ہوئے خاندانی خلیفہ کے متعلق یہ کہنا کہ وہ خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ہے ۔

سبحان اللہ ! کیا اللہ تعالیٰ اپنے خلفاء کو اسی طرح بنایا کرتا ہے ؟؟؟ ؎ کاش ! اہلِ نظر اِس پہ سوچیں کبھی کیا بگاڑا گیا ! کیا بنایا گیا ؟

اموی اور عباسی خلفاء جن کے عہدوں میں آنحضورﷺ کے پیارے نواسے حضرت امام حسینؓ اور آپﷺ کی دوسری آل اولاد کو میدانِ کربلا میں نہ صرف تہِ تیغ کیا گیا بلکہ آپﷺ کے دیگر اصحابؓ کو ذلیل و خوار کرنے کیساتھ ساتھ بہت سارے علمائے ربانیؒ کو بھی پابند سلاسل کیا گیا تھا ۔ اِس کے باوجود اگر اموی اور عباسی خلفاء کو خلفائے راشدین اور قدرتِ ثانیہ کے مظاہر سمجھنا حق بجانب ہے تو پھر مرزا بشیر الدین محمود احمد اور اُسکے جانشینوں کو بھی خلفائے راشدین اور قدرتِ ثانیہ کے مظاہر کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں ؟ ’’خلیفہ خدا بناتا ہے‘‘ کے الفاظ کیساتھ آج تک افرادِ جماعت کی ذہنی تطہیر (Brain washing) کر کے ایک مذہبی مافیا کو خلافت راشدہ ثابت کیا جا رہا ہے ۔ جماعت میں اِن خاندانی گدی نشینوں کیلئے ’’خلیفہ خدا بناتا ہے‘‘ کے الفاظ اِس بے شرمی اور ڈھٹائی اور تواتر سے اِستعمال کیے اور کروائے گئے ہیں کہ اب خدا اور اُسکے بنائے ہوئے خلفاء (اِلہامی خلفاء) ایک مذاق بن کر رہ گئے ہیں ۔ یاد رکھیں کہ جو لوگ خدا کے بنائے ہوئے خلیفے ہوتے ہیں اُنہیں یہ کہنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہوتی کہ ’’خلیفہ خدا بناتا ہے‘‘ ۔ اُنہیں اپنی سچائی پر کامل یقین ہوتا ہے ۔ کیا خلفائے راشدین حضرت ابوبکر صدیقؓ، عمر فاروقؓ، عثمان غنیؓ اور علی مرتضیٰؓ میں سے بھی کسی نے اپنی زندگی میں یہ شور مچایا تھا کہ اُسے خدا نے خلیفہ

بنایا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہاں وہ جو مکر کیساتھ خلیفے بنا کرتے ہیں اُنہیں چونکہ اپنے مکروفریب کا پتہ ہوتا ہے لہٰذا اپنے مکر کو چھپانے اور لوگوں کی آنکھوں میں دُھول ڈالنے کیلئے وہ ضرور ''خلیفہ خدا بناتا ہے'' کا ڈھنڈورا پیٹتے رہتے ہیں تا کہ لوگوں کو ہوش نہ آجائے۔ وہ جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے دور میں نزولِ قدرتِ ثانیہ کیلئے دعائیں کرتے اور کرواتے رہے جب خود مسند خلافت پر بیٹھے تو (جماعت احمدیہ کو اپنی لونڈی سمجھتے ہوئے) اُنہوں نے اِس انتخابی خلافت کو ہی قدرتِ ثانیہ قرار دے دیا۔ حضورؓ کی رحلت کے بعد اِن مظلوم احمدیوں کیساتھ کیا ہوا؟ حضرت مہدی و مسیح موعودؑ کے نام کو تو چھوڑ و ''خدا'' کے نام پر عہدیداروں کی ایک ''فوج ظفر موج'' اِنکی گردنوں پر بیٹھا دی گئی اور وہ بیچارے سب حیران و پریشان ہوکر ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے ہیں کہ امامِ آخرالزماں کو ماننے کے نتیجے میں ''خلافت'' اور ''قدرتِ ثانیہ'' کے نام پر ہمارے ساتھ کیا فراڈ ہوا ہے؟؟ اب مئی ۲۰۰۸ء کے بعد مظلوم احمدیوں کو مزید ایک صدی تک بیوقوف بنانے کیلئے قادیان جا کر ''خلافت جوبلی کا ڈرامہ'' رچانا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر اپنی تدبیر کاملہ کیساتھ نہ صرف اِس خلافت جوبلی ڈرامے کی قلعی کھول دی بلکہ نام نہاد محمودی خلیفے کو قادیان دارالان کی مقدس سرزمین پر قدم رکھنا بھی نصیب نہ ہوا۔ اے افرادِ جماعت! تمہارے ساتھ خدا کا نام لے کر خلافت اور قدرت ثانیہ کے نام پر بہت فراڈ ہو چکا ہے۔ اب خوشی مناؤ کہ تمہاری رہائی کے دن بہت قریب ہیں۔۔۔۔۔ ؎

ہم دیکھیں گے۔ لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں گے
وہ دن کہ جس کا وعدہ ہے جو لوحِ ازل میں لکھا ہے
جب ظلم و ستم کے کوہِ گراں روئی کی طرح اُڑ جائیں گے
ہم محکوموں کے پاؤں تلے جب دھرتی دھڑ دھڑ دھڑکے گی
اور اہل حکم کے سر اوپر جب بجلی کڑ کڑ کڑکے گی
جب ارض خدا کے کعبے سے سب بت اٹھوائے جائیں گے
ہم اہل صفا مردود حرم مسند پہ بٹھائے جائیں گے
سب تاج اچھالے جائیں گے سب تخت گرائے جائیں گے
بس نام رہے گا اللہ کا جو غائب بھی ہے حاضر بھی جو منظر بھی ہے ناظر بھی
اور راج کرے گی خلق خدا جو میں بھی ہوں اور تم بھی ہو

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ افرادِ جماعت کو میرے اس مضمون کی روشنی میں ''قدرتِ ثانیہ کی اصل حقیقت'' کو سمجھنے کی توفیق بخشے آمین۔

والسّلام علےٰ من اتبع الھدیٰ

خاکسار

عبدالغفار جنبہ / کیل۔ جرمنی

مورخہ ۱۸/ اپریل ۲۰۰۸ء

☆☆☆☆☆☆☆